

# نعت

□□□□□ □ ظفرِ علمی سے نجات

وہ شمع اُجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں  
اک روز جھلکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں  
رحمت کی گھٹائیں پھیل گئیں افلاک کے گنبدِ گنبد پر  
وحدت کی تجلی کووند گئی آفاق کے سینا زاروں میں  
گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لاما کا شور نہ ہو  
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں  
جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا جو نکتہ وروں سے حل نہ ہوا  
وہ راز اک کملی ولے نے بتلا دیا چند اشاروں میں  
وہ جنس نہیں ایمان جیسے لے آئیں دکانِ فلسفہ سے  
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآن کے سیپاروں میں  
جس میکدے کی اک بوند سے بھی لب کچ کلہوں کے تر نہ ہوتے  
ہیں آج بھی ہم بے مایہ گدا اس میکدے کے سرشاروں میں